REGD No. L. 5254

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

فون نمبر ۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ
الفضل ربوہ

یوم چہار شنبہ ۴ ذیقعدہ ۱۳۷۸ھ
فی پرچہ ۱۲

جلد ۴۸/۱۳ | ۱۳ ہجرت ۱۳۳۸ ہش | ۱۳ مئی ۱۹۵۹ء | نمبر ۱۱۲

ربوہ میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت یابی کیلئے اجتماعی دعائیں اور صدقات

ربوہ ۱۲ مئی۔ ربوہ میں سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت و سلامتی اور درازی عمر کے لئے خصوصی دعاؤں اور صدقات کا سلسلہ برابر جاری ہے۔ کل لوکل انجمن احمدیہ ربوہ کے زیر اہتمام تمام محلہ جات کی مساجد میں مغرب کی نماز میں اجتماعی دعا کی گئی۔ کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو جلد صحت عطا فرمائے۔ اور صحت و عافیت کے ساتھ کام کرنے والی لمبی عمر عطا کرے۔ آمین

کل دار الصدر غربی (ب) کی طرف سے ایک بکرا بطور صدقہ ذبح کیا گیا۔ اس کے علاوہ محلہ جات کی طرف سے مستحقین میں نقدی بطور امداد تقسیم کی گئی۔ (صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ ربوہ)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

از محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ربوہ

ربوہ ۱۲ مئی — کل صبح دس بجے تک کی طبی رپورٹ احباب کو الفضل کے ذریعہ مل چکی ہے۔ دس بجے سے شام تک حضور کی طبیعت تقریباً ویسی ہی رہی جیسا کہ پہلی رپورٹ میں ذکر کیا جا چکا ہے۔ سوائے اس کے کہ دوپہر کے وقت حضور کو کچھ بے چینی کی تکلیف رہی۔

شام کے بعد کرنل ملک شیر محمد صاحب لاہور سے حضور کو دیکھنے کے لئے تشریف لائے۔ کرنل صاحب نے معائنہ کے بعد یہی اظہار کیا۔ کہ جو تشخیص ان سے پہلے مقامی و بیرونی ڈاکٹروں نے کی ہے وہ درست ہے۔ کرنل صاحب کی رائے میں بھی مرض کی بعض علامات میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے کسی قدر فرق ہے۔ مگر باقی حصہ میں بظاہر فی الحال کوئی تخفیف نظر نہیں آتی۔ دماغی کوفت بھی بعض اوقات کافی نظر آتی ہے۔ کرنل صاحب نے چند ایک ضروری ہدایات علاج کے سلسلہ میں دیں۔

رات حضور کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے نیند پہلی راتوں کی نسبت کافی اچھی آگئی۔

آج صبح کرنل صاحب نے پھر معائنہ کیا۔ اور اپنے سامنے حضور کو کچھ سہارے سے چلا کر کرسی پر بٹھایا۔ ان کی رائے میں ایسا کرنے سے انشاء اللہ تعالیٰ طبیعت میں فرق پیدا ہونا شروع ہو جائے گا۔

احباب جماعت خصوصیت سے حضرت اقدس کی کامل شفایابی کے لئے دعائیں کرتے رہیں۔ تا اللہ تعالیٰ کا خاص فضل جوش میں آئے۔ اور وہ قادر و شافی خدا ہمارے امام کے تمام عوارض دور فرما کر حضور کو صحت اور کام والی زندگی عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین

خاکسار:۔ (ڈاکٹر) مرزا منور احمد ساڑھے آٹھ بجے صبح ربوہ ۱۲ مئی ۱۹۵۹ء

تعلیم الاسلام ہائی سکول کے طلباء سے ڈائرکٹر سول ڈیفنس ٹریننگ کا خطاب

ربوہ ۱۲ مئی۔ کل صبح جناب ایس۔ اے درانی صاحب ڈائرکٹر سول ڈیفنس ٹریننگ پاکستان نے تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ کے طلباء اور ممبران اسٹاف سے خطاب فرمایا۔ جس میں آپ نے شہری دفاع کی اہمیت پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔

برطانیہ نے عراق کو اسلحہ اور دیگر جنگی سامان دینے کا فیصلہ کر لیا

لنڈن ۱۲ مئی۔ کل برطانوی دار العوام میں وزیر مملکت مسٹر جان پروفیومو نے بتایا کہ حکومت برطانیہ نے جنگی ہوائی جہاز اور دوسرا اسلحہ جس میں ٹینک وغیرہ بھی شامل ہیں عراق کے ہاتھ فروخت کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ انہوں نے کہا اس سامان میں سے ہوائی جہاز فروخت کرنے کی منظوری بھی دے دی گئی ہے۔ انہوں نے مزید بتایا کہ برطانیہ یہ اسلحہ مشرق وسطیٰ میں استحکام پیدا کرنے کی غرض سے عراق کو مہیا کر رہا ہے۔ انہوں نے کہا حکومت برطانیہ اس بات کو تسلیم نہیں کرتی۔ کہ عراقی حکومت پر کمیونسٹوں کا مکمل قبضہ ہے۔

خروشیف کے نام میکملن کا خط

لنڈن ۱۲ مئی۔ اطلاع ملی ہے کہ مسٹر میکملن وزیر اعظم برطانیہ نے مسٹر خروشیف وزیر اعظم روس کے نام ایک خط تحریر کیا ہے۔ جس میں ایٹمی تجربے بند کرنے کے بارے میں چند تجاویز پیش کی گئی ہیں۔ ابھی تک اس خط کی تفصیل معلوم نہیں ہو سکی۔

درخواست دعا

محترمہ اہلیہ صاحبہ مولوی محمد صدیق صاحب بیریالیون سے اطلاع دیتی ہیں۔ کہ ان کے چاروں بچے اور وہ خود بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے ان کی صحت کے لئے خاص دعاؤں کی درخواست ہے۔

(وکالت تبشیر ربوہ)

گورنر کی زیر صدارت اعلیٰ سطح کی کانفرنس

لاہور ۱۲ مئی۔ صوبائی گورنر جناب اختر حسین کی زیر صدارت کل ایک اعلیٰ سطح کی کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس میں صوبہ کی غذائی صورت حال اور گندم کی سرکاری خریداری کی رفتار پر اظہار اطمینان کیا گیا۔ ویسٹ پاکستان رینجرز کے ڈائرکٹر جنرل کی زیر کمان سرحد پر اناج کی سمگلنگ کے خلاف جو مؤثر اقدامات کئے گئے ہیں، کانفرنس میں انہیں لائق تحسین قرار دیتے ہوئے ان پر بھی اطمینان کا اظہار کیا گیا۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ حال ہی میں اناج کی سمگلنگ کے انسداد کے لئے انتہائی سخت اقدامات کئے گئے ہیں۔

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے ایل ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کی۔

روزنامہ الفضل ربوہ — مورخہ ۱۳ مئی ۱۹۵۹ء

اُدْعُوْنِیْ اَسْتَجِبْ لَکُمْ

جیسا کہ احباب کو الفضل سے معلوم ہو چکا ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت چند روز سے غیر معمولی طور پر ناساز ہے۔ اور مرض نے شدت اختیار کر لی ہے۔

یہ ایسا وقت ہے کہ جماعت کے ہر فرد کو اللہ تعالےٰ کے حضور نہایت خشوع و خضوع کے ساتھ جھک جانا چاہیئے۔ اور ہمہ وقت اپنے پیارے آقا کی صحت کے لئے دعائیں کرنے میں مصروف رہنا چاہیئے۔ کہ اللہ تعالےٰ آپ کو جلد از جلد کامل صحت عطا کرے۔ اور ہمارے سروں پر دیر تک قائم رکھے۔ آمین

یہ بات ہر احمدی کو معلوم ہے کہ خود سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کئی بار اظہار فرما چکے ہیں۔ کہ جب جماعت آپ کی صحت کے لئے خاص طور پر دعائیں کرتی ہے۔ تو آپ کو آرام ملتا ہے۔ الغرض یہ دعاؤں کا نسخہ ایسا ہے۔ جو جماعت نے ہمیشہ آزمایا ہے۔ اور ہمیشہ اس کو کامل الاثر پایا ہے۔

ہماری جماعت کو اللہ تعالےٰ نے تمام الٰہی جماعتوں کی طرح دعا کی تاثیر کا اعجاز بخشا ہے۔ اور ہر سچا احمدی علیٰ وجہ البصیرت ایمان رکھتا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ ہماری دعاؤں کو دور کر سنتا ہے۔ جب ہمارے دلوں سے دعاؤں کا دھواں اٹھتا ہے۔ تو آسمان کے فرشتے اس کو اچک لیتے ہیں۔ اور اس کو رب العزت کے حضور پیش کرتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ خوش ہو کر قبول فرماتا ہے۔ اور کہتا ہے یہ میرے عاجز بندوں کی درد بھری دعائیں ہیں۔ میں یہ تحفہ قبول کرتا ہوں۔

ادعونی استجب لکم

آؤ ہم سب مل کر اور تن تنہا جیسا بھی موقعہ ہو اپنے سوزِ دلی کو بھڑکائیں درد و الحاح سے دعاؤں کا دھواں اوپر رب العزت کے حضور پہنچائیں۔ یقیناً وہ ہماری درد بھری دعاؤں کو سنے گا۔ اور ہمارے اولو العزم امام کو صحت مند لمبی زندگی عطا کرے گا یقیناً۔ یقیناً۔

مستورات اور خدمتِ دین

تعمیر مسجد کے لئے طلائی گلوبند کا عطیہ

تاریخ اسلام کے اوراق اس امر کے شاہد ہیں کہ مسلمان عورتوں کی قربانی اپنے دائرہ کے اندر رہتے ہوئے کسی طرح مردوں سے کم نہیں بلکہ بعض مثالیں تو ایسی ہیں کہ آج بھی انہیں پڑھ کر مردوں کے سر جھک جاتے ہیں شرعاً عورت تلوار کے جوہر دکھانے کے لئے پیدا نہیں کی گئی۔ لیکن اس میدان میں بھی مسلمان عورتوں کی شجاعت اور دلیری کے کارنامے ضرب الامثال ہیں۔ جنگ یرموک کے بعد جب اسلامی فوج رومیوں کے مقابلہ کے لئے جا رہی تھی۔ تو ایک روز اس نے دمشق کے قریب ایک مقام پر قیام کیا خالد بن سعید نے جنہوں نے انہی دنوں اُمّ حکیم بنت حارث سے نکاح کیا تھا۔ اسی مقام پر دعوتِ ولیمہ کی تقریب قائم کی۔ مجاہدین اسلام ابھی کھانے سے فارغ نہ ہونے پائے تھے۔ کہ رومی دشمن آن پہونچے۔ مسلمان مجاہد فوراً تیار ہو کر جنگ میں کود پڑے۔ اُمّ حکیم بنت حارث جو اس وقت دلہن بنی بیٹھی تھیں کی اسلامی غیرت بھی بھڑک اٹھی۔ اور وہ نہایت جرأت اور جوانمردی سے دشمن کے مقابلہ پر مسلمان مردوں کے دوش بدوش لڑیں اور اس جوش اور شجاعت اور دلیری سے رومی دشمنوں سے مقابلہ کیا۔ کہ رومیوں کے سات فوجی آدمی ہلاک کر ڈالے (مصباح نومبر ۱۹۵۸ء)

غزوۂ حنین میں کفار نے اس زور سے حملہ کیا کہ میدان جنگ لرز اٹھا۔ اس موقعہ پر حضرت ام سلمہ رضی کی شجاعت کا یہ حال تھا کہ ہاتھ میں خنجر لئے ہوئے منتظر تھیں کہ کوئی سامنے آئے تو اس کا کام تمام کر دیں حضرت ابوطلحہ رضی نے ان کے ہاتھ میں خنجر دیکھ کر پوچھا یہ کیا ہے؟ فرمایا چاہتی ہوں کوئی کافر قریب آئے تو پیٹ میں بھونک دوں۔

غزوۂ خندق میں عورتیں ایک قلعہ میں جمع کر دی گئیں۔ ایک یہودی آیا۔ اور قلعہ کے گرد چکر لگانے لگا حضرت صفیہ رضی نے دیکھا تو حضرت حسان رضی سے کہا یہ جاسوس معلوم ہوتا ہے جاؤ اس کو قتل کرو۔ بولے تمہیں معلوم ہے میں اس میدان کا مرد نہیں۔ حضرت صفیہ رضی خود اتریں۔ اور خیمہ کی ایک چوب اکھاڑ کر اس کو ایسا مارا۔ کہ وہیں ٹھنڈا ہو گیا۔

مسلمان عورتوں نے کئی نازک موقعوں پر ترغیب و تحریص سے مردوں کے اندر ایسا جوش پیدا کر دیا۔ کہ جنگ کا نقشہ الٹ گیا۔ جنگ یرموک میں مسلمانوں کے لئے نہایت ہی نازک موقعہ تھا۔ اس میں عیسائیوں کے لشکر کی تعداد چھ سے دس لاکھ بیان کی جاتی ہے۔ اور روم کا بادشاہ یہ عہد کر کے آیا تھا کہ یا تو میں مسلمانوں کو تباہ کر دوں گا۔ یا خود واپس نہیں آؤں گا مسلمانوں کی تعداد صرف ۶۰ ہزار تھی لشکر کے ایک بازو کو شکست ہو گئی۔ اس موقعہ پر مسلمان عورتوں نے لشکر کو بچایا۔ جو لوگ پیچھے ہٹے ان میں ابوسفیان بھی تھے۔ اس وقت ان کی بیوی ہندہ لکڑی ہاتھ میں لے کر آگے بڑھی اور اپنے خاوند کے گھوڑے پر مار کر کہنے لگی تمہیں شرم نہیں آتی۔ کفر کی حالت میں تو اسلام کا اس قدر مقابلہ کیا۔ اور اب اسلام کی حالت میں پیچھے بھاگتے ہو ابوسفیان نے چیخ مار کر ساتھیوں کو پکارا۔ اور کہا واپس آؤ۔ یہ بھاگنے کی موت اس موت سے بدتر ہے۔ جو میدان جنگ میں آئے۔ چنانچہ مسلمان پھر آگے بڑھے اور میدان مار لیا۔ یہ عورت کا ایک فقرہ تھا جس نے جنگ کا نقشہ بدل دیا۔ تاریخ میں یہاں تک مرقوم ہے کہ نصف گھنٹہ

(باقی دیکھیں صفحہ ۷)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ

کی صحت کے متعلق اطلاع مہیا کرنے کا انتظام

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی ربوہ

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی موجودہ بیماری کے تعلق میں طبعاً احباب میں بہت تشویش پائی جاتی ہے۔ اور بیرونی دوست کثرت کے ساتھ فون وغیرہ پر حضور کی خیریت دریافت کرتے ہیں۔ سو احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ اس غرض کے لئے دفتر پرائیویٹ سکرٹری ربوہ میں انتظام کر دیا گیا ہے۔ جہاں حسب حالات چند دن تک دن رات ایک ذمہ دار کارکن ڈیوٹی پر رہے گا۔ اور بیرونی احباب کے فونوں پر تازہ اطلاع مہیا کر سکے گا۔ دفتر پرائیویٹ سیکرٹری کا فون نمبر ۵۷ ربوہ ہے۔ سو احباب اس نمبر پر فون کر کے حضور کی خیریت دریافت کر سکتے ہیں۔ دفتر کو ہدایت کر دی گئی ہے۔ کہ عزیز ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب سے رابطہ رکھ کر حضور کی طبیعت کے متعلق تازہ اطلاع مہیا رکھیں۔ دوستوں کو حضور کی شفایابی کے لئے خاص دعائیں جاری رکھنی چاہئیں۔ فقط والسلام

خاکسار:- مرزا بشیر احمد
ربوہ ۱۱ مئی ۱۹۵۹ء

غانا (مغربی افریقہ) میں تبلیغ اسلام

پچپن اشخاص کا قبولِ اسلام۔ لٹریچر کی تقسیم۔ معززین سے ملاقاتیں

سہ ماہی رپورٹ احمدیہ مشن غانا از جنوری تا مارچ ۱۹۵۹ء

(از مکرم عبد الرشید صاحب رازی۔ بتوسط وکالت تبشیر ربوہ)

ماہ جنوری کے وسط میں غانا کی احمدی جماعتوں کی سالانہ کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس کے لئے مکرم الحاج مولانا نذیر احمد صاحب مبشر نے کانفرنس کی تیاری اور مہمانوں کی رہائش کے لئے خاص کوشش فرمائی۔ احمدی احباب کو کانفرنس میں شرکت کے لئے مکرم برادرم خلیل اختر صاحب اور خاکسار اپنے اپنے علاقہ جات میں تلقین کرتے رہے۔ چنانچہ دور و نزدیک سے کافی تعداد میں احمدی احباب نے شمولیت کی۔ یہ سالانہ کانفرنس تبلیغ اور تعلیم و تربیت کے لحاظ سے کافی مؤثر ثابت ہوئی۔ اس موقعہ پر اخبارات اور ریڈیو میں غانا میں احمدی مشنوں کی مساعی کا تذکرہ ہوتا رہا۔

غانا میں احمدیہ مشن تنظیمی لحاظ سے چار حصوں میں تقسیم ہے۔

(۱) شمالی غانا (۲) اشانٹی سیکشن

(۳) کالونی مغربی ریجن (۴) اکرا شہر اور مشرقی غانا۔

مذکورہ چار علاقوں میں سے شمالی غانا کے علاوہ باقی تین علاقوں میں پاکستانی مبلغین متعین ہیں۔ مکرم امیر جماعت غانا الحاج مولانا نذیر احمد صاحب مبشر امارت اور پاکستانی و افریقن مبلغین کی نگرانی کے علاوہ مغربی ریجن یعنی کالونی کے انچارج مبلغ کے بھی فرائض ادا فرما رہے ہیں آپ کی سہ ماہی تبلیغی و تعلیم و تربیت کی رپورٹ درج ذیل ہے۔

عرصہ زیر رپورٹ میں آپ نے اپنے علاقہ کے ۱۳ شہروں اور قصبات کا دورہ کیا۔ دورہ کے دوران تبلیغی و تربیتی کام کیا۔ ایک سو اشخاص کو پرائیویٹ ملاقاتوں کے ذریعہ اسلام اور احمدیت سے روشناس کرایا۔ تقاریر اور انفرادی نصائح سے احباب جماعت کو تربیت کی طرف توجہ دلائی۔ آپ نے تبلیغی اور تربیتی و تعلیمی اغراض سے ۱۱۰۰ میل کا سفر طے کیا۔

یہاں کی وزارت تعلیم کے ایک سینئر افسر مسٹر [illegible] نے غانا کی نئی تاریخ لکھی ہے جس میں انہوں نے اسلام اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر دو غلط الزامات لگائے۔ مکرم امیر صاحب نے ہر دو الزامات کے مدلل جواب لکھ کر مصنف کو ارسال کئے۔ اور ان سے مطالبہ کیا کہ یا تو ہر دو الزام اپنی کتاب سے حذف کر دو۔ یا پھر میرے جوابات بھی حاشیہ میں درج کر دو۔ کتاب ابھی تک شائع نہیں ہوئی۔ اسی کتاب میں مصنف مذکور نے تحریر کیا ہے کہ احمدی ہر جگہ اسلام کا دفاع کرتے ہیں اور تعلیمی میدان میں مسلمانوں کی مدد کر رہے ہیں۔

مکرم امیر صاحب نے علاوہ تبلیغی اور انتظامی امور کی انجام دہی کے غانا میں تمام احمدیہ سکولوں کی جنرل مینجری کے فرائض ادا کئے۔ آپ نے مذکورہ عرصہ میں کماسی، اکواماناٹا، اکرافل، اٹابانا ذی۔ سالٹ پانڈ کے سکولوں کا معائنہ کیا۔ تین نئے سکولوں کا اجرا کیا۔ گزشتہ سال کی طرح امسال بھی سالٹ پانڈ کے احمدیہ مڈل سکول نے ڈسٹرکٹ ٹورنامنٹ میں دوسری ٹیموں کو شکست دے کر ۶ مارچ کو غانا کی آزادی کی دوسری سالگرہ کے موقعہ پر ٹرافی جیتی۔

مکرم امیر صاحب نے مذکورہ عرصہ میں سکولوں کے سلسلہ میں وزارت تعلیم کے سینئر افسروں، لوکل کونسلز سے خط و کتابت کی اور مذکورہ محکموں کے خطوں کے جوابات دئے۔ علاوہ ازیں تمام مبلغین اور احباب جماعت کے خطوط کے جوابات اور مختلف مواقع پر اپنی زریں ہدایات سے مستفیض فرماتے رہے۔

ہر روز بعد نماز فجر مرکزی مسجد بمقام سالٹ پانڈ میں قرآن مجید کا درس دیتے رہے۔ ۲۳ مارچ کو پاکستان ڈے کے موقعہ پر شرکت کی۔ اور ملک کی مشہور شخصیتوں سے ملاقات کا موقعہ ملا۔

مذکورہ عرصہ میں سارے غانا میں ۵۵ اشخاص سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔

اشانٹی سیکشن

کے انچارج مکرم برادرم خلیل احمد صاحب اختر ہیں۔ مذکورہ عرصہ میں آپ نے ۹ مقامات کا دورہ کیا۔ اور دورہ کے دوران میں ۱۹ تقریریں کیں۔ ۸ فروری کو رہا فورنجی میں Odumasey کے مقام پر کل اشانٹی احمدیہ تبلیغی کانفرنس منعقد کی۔ جس میں تمام اشانٹی سے احباب شامل ہوئے۔ احباب جماعت نے کانفرنس کو ہر ممکن طریقہ سے کامیاب بنانے کی کوشش کی۔ ۲۲ فروری کو ایک اور مقام Akrokri میں تبلیغی جلسہ ہوا۔ جس میں اختر صاحب کماسی کی جماعت کے دوستوں کو لیکر شامل ہوئے۔ کماسی سے قریباً ۲ لاریاں اڈڈ و نخوا اور اڈانسی کی جماعت کے دوست بھی لاریوں پر آئے۔ بہت سے احباب پیدل جلسہ میں شمولیت کے لئے آئے۔ ۲۹ مارچ کو Telkima کے مقام پر ریجن کے نمائندوں کا جلسہ ہوا جس میں اس علاقہ کے نمائندہ کا انتخاب کیا اور احباب نے ہر رنگ میں تبلیغ کے لئے دن وقف کیا۔

مذکورہ عرصہ میں اشانٹی سیکشن کے مسلمانوں کے بڑے لیڈر معلم منتوکلو۔ غانا یونیورسٹی کے تاریخ کے پروفیسر اور اشانٹی ہول کے بادشاہ اور وزیر اعظم وزیر داخلہ وغیرہ سے ملاقات کی گئیں۔

متفرق

کماسی شہر میں مڈل سکول کی عمارت زیر تعمیر ہے۔ Telkima میں پرائمری سکول کی عمارت میں توسیع ہو رہی ہے۔ ممپانگ میں مشن ہاؤس کی عمارت بن رہی ہے۔ اڈانسی میں مسجد بن رہی ہے اس کے علاوہ برادرم اختر صاحب نے ہوسٹل کے انتظام کی نگرانی کی۔ احمدیہ سیکنڈری سکول میں عربی اور دینیات کے لئے وقت

کلماتِ طیبات سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام

بعض دعائیں کیوں قبول نہیں ہوتیں؟

دُعاؤں کی قبولیت کا فیض اُن لوگوں کو ملتا ہے جو متقی ہوتے ہیں۔ اب مَیں بتاؤں گا کہ متقی کون ہوتے ہیں۔ مگر ابھی مَیں ایک اور شبہ کا ازالہ کرنا ضروری سمجھتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ بعض لوگ جو متقی ہوتے ہیں بظاہر ان کی بعض دعائیں ان کے حسب منشاء پوری نہیں ہوتی ہیں۔ یہ کیوں ہوتا ہے۔ یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ ان لوگوں کی کوئی بھی دعا درحقیقت ضائع نہیں جاتی۔ لیکن چونکہ انسان عالم الغیب نہیں ہے اور وہ نہیں جانتا کہ اس دعا کے نتائج اس کے حق میں کیا اثر پیدا کرنے والے ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ کمال شفقت اور مہربانی سے اس دعا کو اپنے بندہ کے لئے اس صورت میں منتقل کر دیتا ہے جو اس کے واسطے مفید اور نتیجہ خیز ہوتی ہے۔ جیسے ایک نادان بچہ سانپ کو ایک خوبصورت اور نرم شے سمجھ کر پکڑنے کی جرأت کرے۔ یا آگ کو روشن دیکھ کر اپنی ماں سے مانگ بیٹھے تو کیا یہ ممکن ہے کہ وہ ماں خواہ وہ کیسی ہی نادان سے نادان بھی کیوں نہ ہو کبھی پسند کرے گی کہ اس کا بچہ سانپ کو پکڑے یا اپنی خواہش کے موافق آگ کا ایک روشن کوئلہ اس کے ہاتھ پر رکھ دے؟ ہرگز نہیں۔ کیونکہ وہ جانتی ہے کہ یہ اس کی زندگی کو گزند پہنچائے گا۔ پس اللہ تعالیٰ جو عالم الغیب اور عالم کل ہے اور مہربان ماں سے بھی زیادہ رحیم کریم ہے اور ماں کے دل میں جلیہ رأفت اور محبت اُسی نے ڈالی ہے وہ کیونکر گوارا کر سکتا ہے کہ اس کا عزیز بندہ اپنی کمزوری اور غلطی اور ناواقفی کی وجہ سے کسی ایسی چیز کیلئے دعا کر بیٹھے جو اس کے حق میں مضرت بخش ہے تو وہ اس کو فی الفور منظور کر لے۔ نہیں بلکہ وہ اس کو رد کر دیتا ہے اور اس کے بجائے اس سے بھی بہتر اس کو عطا کرتا ہے۔ اور وہ یقیناً سمجھ لیتا ہے کہ یہ میری فلاں دعا کا اثر اور نتیجہ ہے۔ اپنی غلطی پر بھی اس کو اطلاع ملتی ہے۔ غرض یہ کہنا بالکل غلط ہے کہ متقیوں کی بھی بعض دعا قبول نہیں ہوتی۔ نہیں ان کی تو ہر دعا قبول ہوتی ہے ہاں اگر وہ اپنی کمزوری اور نادانی کی وجہ سے کوئی ایسی دعا کر بیٹھیں جو ان کے لئے عمدہ نتائج پیدا کرنے والی نہ ہوں تو اللہ تعالیٰ اس دعا کے بدلہ میں ان کو وہ چیز عطا کرتا ہے جو انکی شے مطلوبہ کا نعم البدل ہو۔ (ملفوظات صفحہ ۴)

دیا۔ اور گورنمنٹ مڈل سکول میں دینیات پڑھانے کے لئے جاتے رہے۔ صبح و شام مسجد میں درس دیتے رہے۔

اکرا مشن و مشرقی غانا

گو جماعتوں کا خاکسار انچارج ہے۔ مذکورہ عرصہ میں خاکسار نے مشرقی غانا کی جماعتوں کا دورہ کیا۔ اور دورہ کے دوران میں آٹھ دن مستورات میں تربیتی لیکچر دیئے۔ مزید چند ایک قابلہ کرا دیئے ہیں۔ ماہ فروری میں خاکسار نے غانا یونیورسٹی میں شعبہ دینیات کے انچارج سے ملاقات کر کے مکرم جناب نسیم سیفی صاحب رئیس التبلیغ مغربی افریقہ کے دو لیکچروں کا انتظام کرایا۔ اس سلسلہ میں خاکسار کو یونیورسٹی دو تین دفعہ جانا پڑا۔ خدا تعالےٰ کے فضل سے مکرم سیفی صاحب تشریف لائے۔ اور اسلام اور احمدیت پر دو لیکچر دیئے۔ لیکچروں کے علاوہ ایک علمی مذاکرہ بھی ہوا۔ خدا تعالےٰ کے فضل سے لیکچروں اور علمی مذاکرہ کا بہت اچھا اثر ہے تربیتی دورہ میں اس سب جماعت کے اسلام اور احمدیت کے متعلق شکوک و شبہات دور کئے۔ اور ایک تربیتی میٹنگ بھی کی۔ جس میں مشرقی غانا کی چند ایک جماعتوں کے دوستوں نے شمولیت کی۔

اکرا میں چند ایک معزز دوستوں سے ملاقات کر کے اسلام اور احمدیت کے متعلق گفتگو کی۔ ان میں سے ایک تو فرنچ گنی کے مشہور تاجر کو مشن ہاؤس میں دعوت دیکر بلایا۔ دوسرے صاحب فرنچ گنی کے سفیر مقیم ~~ملاقات وقت مقرر کر~~ جا کر ملاقات کی۔ خاکسار نے احمدی مشنوں کی مساعی کے علاوہ قرآن مجید کے مختلف زبانوں میں تراجم کا بھی ذکر کیا۔ اس پر انہوں نے بڑی خوشی کا اظہار کیا اور انہوں نے خود ہی مشن ہاؤس میں جانے کی خواہش ظاہر کی۔ تیسرے صاحب ایک پاکستانی ہیں جو کہ یو۔ این۔ او کی طرف سے لائبیریا میں مقیم ہیں۔ اکرا میں ایک کانفرنس میں شرکت کے لئے آئے ہوئے تھے۔ خاکسار نے ہوٹل میں جا کر ملاقات کی اور احمدی مشنوں کی مغربی افریقہ میں مساعی سے واقفیت کرائی۔

تقسیم لٹریچر

مذکورہ عرصہ میں خاکسار نائیجیریا سے اپنا اخبار دی ٹرتھ حاصل کر کے شہر کے معزز احباب (وزراء۔ ڈاکٹر۔ وکلاء۔ پروفیسر۔ تاجر) کو مفت پوسٹ کرتا رہا۔ ماہ فروری کے آخری ہفتہ میں اکرا میں ایک زرعی نمائش لگی۔ جس میں خاکسار اور احباب جماعت نے مفت لٹریچر تقسیم کیا۔ کتب بھی فروخت کیں۔ یونیورسٹی میں ایک احمدی طالب علم کے ذریعہ کچھ لٹریچر اور کتب طلباء میں مفت تقسیم کروائیں۔ تقسیم لٹریچر کے علاوہ خاکسار نے شہر کے درمیان موزوں جگہ پر کتب کی فروخت کا انتظام کر رکھا ہے جس کے ذریعہ ہمارا اخبار ٹرتھ اور لٹریچر کافی تعداد میں غیر از جماعت احباب تک بآسانی پہنچتا رہے۔

ماہ رمضان کے بابرکت ایام میں احباب جماعت روزے رکھتے رہے۔ اور نماز تراویح کے لئے دُور سے آکر شامل ہوتے رہے۔ نماز تراویح کے بعد حدیث اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اقتباسات سے درس دیا جاتا رہا۔ ماہ رمضان میں خطبات جمعہ کے ذریعہ احباب کو روزوں کے احکام و فلسفہ کی طرف توجہ دلائی جاتی رہی۔

زائرین

عرصہ زیر رپورٹ مشن ہاؤس میں آنے والے احباب کو یسرنا القرآن اور قرآن مجید کے اسباق دیئے جاتے رہے۔ ان کے علاوہ چند ایک طالب علم عربی کے اسباق کے لئے آتے رہے۔ مسلمانوں کے نوجوان طبقہ میں سے چند ایک دوست اسلام کے متعلق معلومات حاصل کرنے کے لئے حاضر ہوتے رہے۔ اس طرح سے ان کو اسلام کے متعلق معلومات بہم پہنچائی جاتی رہیں۔

متفرق

پاکستان ڈے کے موقع پر ہائی کمشنر صاحب کو ہر ممکن مدد دی۔ اور پاکستان ڈے کی تقریب میں شامل ہو کر چند ایک نئے دوستوں سے واقفیت پیدا کی۔ پاسپورٹ اور انٹری پرمٹوں کے سلسلہ میں بھی خدمات سرانجام دی جاتی رہیں۔

آخر میں بزرگان سلسلہ اور احباب سے درخواست ہے کہ وہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ احمدیوں کو احمدیت میں استحکام بخشے۔ اور غیر مسلموں کو اسلام قبول کرنے کی توفیق عطاء فرمائے۔ آمین ٭

درخواست دعا

میرا نواسہ محمد ادریس بعمر تین سال گزشتہ دو ماہ سے بعارضہ گردن توڑ بخار بیمار ہے پہلے عزیز میو ہسپتال لاہور میں زیر علاج رہا اب اسے گوٹ لکھپت کے ہسپتال میں داخل کروا دیا گیا ہے۔ گو پہلے کی نسبت افاقہ ہے لیکن بدن میں اکڑاؤ کی کیفیت بدستور ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ عزیز کو اپنے فضل سے جلد صحت کاملہ عطا فرمائے۔ آمین

ملک فضل احمد

پہریدار حضرت مرزا بشیر احمد صاحب۔ ربوہ

نماز کی حقیقت

(از مکرم مولانا غلام احمد صاحب فرخ مربی سلسلہ احمدیہ خیرپور ڈویژن)

نماز کو عربی زبان میں صلوٰۃ کہتے ہیں اور صلوٰۃ کے معنے حرقت اور سوزش کے ہیں۔ چنانچہ صلی النار کے معنے ہیں قاسی حرہا و احترق بھا یعنی آگ کی تپش محسوس کی اور جل گیا۔ نماز کے لئے یہ لفظ اس لئے استعمال کیا گیا ہے کہ نماز میں اتنا خشوع خضوع اور درد دلی ہونا چاہیئے جو انتہائی سوز و گداز کی حالت تک پہنچ جائے چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"صلوٰۃ کا لفظ دلالت کرتا ہے کہ دعا صرف زبان سے نہیں بلکہ اس میں سوزش اور جلن اور حرقت کا ہونا بھی ضروری ہے۔ خدا تعالےٰ دعا کو قبول نہیں کرتا جب تک انسان حالت دعا میں ایک موت تک نہیں پہنچتا۔ تھوڑے ہیں جو دعا کے فلسفہ سے آگاہ ہیں۔ ہمارے پاس خطوط آتے ہیں جن میں لوگ لکھتے ہیں کہ ہم نے فلاں امر کے واسطے دعا کی تھی مگر قبول نہیں ہوئی۔ دعا کے واسطے لازمی امر یہ ہے کہ انسان کا دل خدا کے آگے پگھل جائے۔ اور وہ صبر و استقامت کے ساتھ اس کے فضل کا مانگنے والا ہو جب نماز کے تمام آداب کا لحاظ رکھا جاتا ہے تب اس کی قبولیت کی امید ہوتی ہے۔ نماز بڑے بھاری درجہ کی دعا ہے مگر لوگ اس کی قدر نہیں کرتے۔ اس زمانہ میں مسلمان ورد و وظائف کی طرف متوجہ ہیں۔ کئی ایک فرقے ہیں ...... افسوس ہے کہ ان میں سے کوئی بدعات کی آمیزش سے خالی نہیں۔ یہ لوگ نماز کی حقیقت سے بے خبر ہیں۔ احکام الٰہی کی ہجو کرتے ہیں۔ طالب کے واسطے نماز کے ہوتے ہوئے ان بدعات میں سے کسی کی ضرورت نہیں پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا یہی طریق تھا کہ مشکلات کے وقت میں وضو کر کے نماز میں کھڑے ہو جاتے تھے اور نماز میں دعا کرتے تھے۔ ہمارا تجربہ ہے کہ خدا کے قریب لے جانے والی کوئی چیز نماز سے زیادہ نہیں۔"

(فتاوی احمدیہ)

نماز ایک خاص دعا ہے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:-

"نماز کیا چیز ہے۔ وہ دعا ہے جو تسبیح۔ تحمید۔ تقدیس اور استغفار اور درود کے ساتھ تضرع سے مانگی جاتی ہے۔ سو جب تم نماز پڑھو تو بے خبر لوگوں کی طرح اپنی دعاؤں میں صرف عربی زبان کے پابند نہ ہو۔ کیونکہ ان کی نماز اور ان کا استغفار سب رسمیں ہیں جن کے ساتھ کوئی حقیقت نہیں لیکن جب تم نماز پڑھو تو بجز قرآن کے جو خدا کا کلام ہے اور بجز بعض ادعیہ ماثورہ کے جو رسول کا کلام ہے باقی اپنی تمام عام دعاؤں میں اپنی زبان میں ہی الفاظ متضرعانہ ادا کر لیا کرو تا کہ تمہارے دلوں میں اس عجز و نیاز کا کچھ اثر ہو۔"

(کشتی نوح)

نماز سے فارغ ہو کر ہاتھ اٹھا کر دعا کرنا بدعت ہے

نماز کے الفاظ اوّل سے آخر تک اللہ تعالےٰ کی تسبیح اور تحمید کے ساتھ دعاؤں اور التجاؤں پر مشتمل ہیں جو انسان کی ہر قسم کی ضروریات پر حاوی ہیں۔ لیکن موجودہ زمانہ میں اکثر لوگ نماز کے الفاظ کو تو محض طوطے کی طرح پڑھتے ہیں وہ نہ تو عربی زبان کے معنوں کو سمجھتے ہیں اور نہ ان پر غور کرتے ہیں جس کا نتیجہ یہ ہے کہ ان کی نمازیں بالکل بے لذت ہوتی ہیں اور نماز پڑھنے والے کو اس سے ذرہ بھر بھی اطمینان اور سکون نصیب نہیں ہوتا اور وہ محسوس کرتا ہے کہ وہ خالی ہاتھ نماز میں داخل ہوا تھا اور خالی ہاتھ واپس آگیا۔ اور نماز سے فارغ ہو کر امام اور مقتدی ہاتھ اٹھا کر دعا میں لگ جاتے ہیں۔ اور اس بعد الصلوٰۃ دعا کو یہ لوگ ایک فرض لازم کا درجہ دیتے ہیں اور جو شخص سلام پھیرنے کے بعد ہاتھ اٹھا کر دعا نہ کرے ان کے نزدیک اس کی نماز نہیں ہوتی۔ حالانکہ یہ طریق آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے ہرگز ثابت نہیں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے مسنون طریق صرف یہی ثابت ہے کہ آپ نماز کے اندر سب دعائیں کرتے تھے۔

امام ابن قیم الجوزیہ کا ایک مفید حوالہ

چنانچہ اس بارے میں امام ابن قیم (پیدائش ۶۹۱ وفات ۷۵۱ ہجری) اپنی مشہور کتاب "زاد المیعاد فی ھدی خیر العباد" میں تحریر فرماتے ہیں:-

"اما المواضع التی کان یدعو فیھا فی الصلوٰۃ فسبعۃ مواطن (احدھا) بعد تکبیرۃ الاحرام فی محل الاستفتاح (والثانی) قبل الرکوع وبعد الفراغ

من القراءة فی الوتر والقنوت العارض فی الصبح قبل الرکوع ان صح ذالك فان فیه نظراً (الثالث) بعد الاعتدال من الرکوع کما ثبت ذالك فی صحیح مسلم من حدیث عبد الله ابن ابی اوفی. کان رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا رفع راسه من الرکوع قال سمع الله لمن حمده - اللهم لك الحمد ملئ السموات وملئ الارض وملئ ما شئت من شئ بعد اللهم طهرنی بالثلج والبرد الماء البارد اللهم طهرنی من الذنوب والخطایا کما ینقی الثوب الابیض من الوسخ (الرابع) فی رکوعه کان یقول سبحانك اللهم ربنا وبحمدك اللهم اغفرلی (الخامس) فی سجوده وکان فیه غالب دعاءه (السادس) بین السجدتین (السابع) بعد التشهد وقبل السلام وکذالك امر فی حدیث ابی هریرة وحدیث فضالة ابن عبید وامر ایضاً بالدعاء فی السجود واما الدعاء بعد السلام من الصلوٰة مستقبل القبلة او المامومین فلم یکن ذالك من هدیه صلی الله علیه وسلم اصلا ولا روی عنه باسناد صحیح ولا حسن"

(زاد المعاد فی هدی خیر العباد ص ۹۱ جزو اول) (مطبوعہ مصر)

یعنی نماز میں وہ مقامات جن میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاص دعائیں فرماتے تھے سات ہیں۔ (۱) تکبیر تحریمہ کے بعد نماز شروع کرتے وقت (۲) قراءت فارغ ہو کر رکوع سے قبل خصوصاً وتر میں (۳) رکوع کے بعد سیدھے کھڑے ہو کر حضور صلے اللہ علیہ وسلم یہ دعا پڑھتے تھے

سمع اللہ لمن حمدہ۔ اللھم لك الحمد ملأ السموٰت وملأ الارض وملأ ما شئت من شئ اللھم طھرنی بالثلج والبرد والماء البارد۔ اللھم طھرنی من الذنوب والخطایا کما ینقی الثوب الابیض من الوسخ (۴) رکوع میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا پڑھا کرتے تھے:۔

سبحانك اللھم وبحمدك اللھم اغفرلی (۵) سجدہ میں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم زیادہ تر سجدہ میں ہی دعا فرمایا کرتے تھے۔ (۶) دو سجدوں کے درمیان (۷) تشہد کے بعد اور سلام پھیرنے سے قبل لیکن سلام پھیرنے کے بعد قبلہ رُخ ہو کر یا مقتدیوں کی طرف رخ کر کے دعا کرنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی بھی صحیح حدیث سے بالکل ثابت نہیں"۔

اس بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی جماعت کو جو نصیحت فرمائی ہے۔ وہ حسب ذیل ہے:۔ چنانچہ حضور ایک سوال کے جواب میں ارشاد فرماتے ہیں:۔

"میں نے اپنی جماعت کو نصیحت کی ہے کہ ہندوستان میں یہ تمام بدعت پھیلی ہوئی ہے کہ تعدیل ارکان پورے طور پر ملحوظ نہیں رکھتے اور ٹھونگے دار نماز پڑھتے ہیں۔ گویا وہ نماز ایک ٹیکس ہے۔ جس کا ادا کرنا ایک بوجھ ہے اس لئے اس طریق سے ادا کیا جاتا ہے جس میں کراہت پائی جاتی ہے۔ حالانکہ نماز ایسی شے ہے۔ جس سے ذوق۔ انس اور سرور بڑھتا ہے۔ مگر جس طرز پر نماز ادا کی جاتی ہے اس سے حضور قلب نہیں ہوتا۔ اور بے ذوقی اور بے لطفی پیدا ہوتی ہے۔ میں نے اپنی جماعت کو یہی نصیحت کی ہے کہ وہ بے ذوقی اور بے حضوری والی نماز نہ پڑھیں۔ بلکہ حضور قلب کی کوشش کریں۔ جس سے ان کو سرور اور ذوق حاصل ہو۔ عام طور پر یہ حالت ہو رہی ہے۔ کہ نماز ایسے طور پر پڑھتے ہیں کہ جس میں حضور قلب کی کوشش نہیں کی جاتی بلکہ جلدی جلدی اس کو ختم کیا جاتا ہے۔ اور خارج نماز میں بہت کچھ دعا کے لئے کرتے ہیں اور دیر تک دعا مانگتے رہتے ہیں۔ حالانکہ نماز کا جو مومن کی معراج ہے مقصود یہی ہے۔ کہ اس میں دعا کی جائے۔ اور اسی لئے ام الادعیہ اھدنا الصراط المستقیم دعا مانگی جاتی ہے۔ انسان کبھی خدا کا قرب حاصل نہیں کر سکتا۔ جب تک اقام الصلوٰۃ نہ کرے۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ مومن کو بے شک ہر وقت اٹھتے بیٹھتے دعائیں کرنی چاہئیں۔ مگر نماز کے بعد جو دعاؤں کا طریق اس ملک میں جاری ہے وہ عجیب ہے۔ بعض مساجد میں اتنی لمبی دعائیں کی جاتی ہیں کہ آدھ میل کا سفر ایک آدمی کر سکتا ہے۔

میں نے اپنی جماعت کو نصیحت کی ہے کہ اپنی نماز کو سنوارو یہ بھی دعا ہے۔ کیا وجہ ہے کہ بعض لوگ تیس تیس برس تک برابر نماز پڑھتے ہیں۔ پھر بھی کورے کے کورے ہی رہتے ہیں۔ کوئی اثر روحانیت اور خشوع وخضوع کا ان میں پیدا نہیں ہوتا۔ اس کا یہی سبب ہے کہ وہ نماز پڑھتے ہیں۔ جس پر خدا تعالیٰ لعنت بھیجتا ہے۔ ایسے نمازیوں کے لئے ویل ہے"۔

پھر حضور فرماتے ہیں:۔

"ہم نے اپنی جماعت کو کہا ہے کہ طوطے کی طرح مت پڑھو سوائے قرآن شریف کے جو رب جلیل کا کلام ہے۔ اور سوائے ادعیہ ماثورہ کے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا معمول تھیں۔ نماز بابرکت نہ ہوگی۔ جب تک اپنی زبان میں اپنے مطالب بیان نہ کرو۔ اس لئے ہر شخص کو جو عربی زبان نہیں جانتا ضروری ہے کہ اپنی زبان میں اپنی دعاؤں کو پیش کرے۔ اور رکوع میں سجود میں مسنون تسبیحوں کے بعد اپنی حاجات کو پیش کرے۔ ایسا ہی التحیات میں اور قیام اور جلسہ میں۔ اس لئے میری جماعت کے لوگ اس تعلیم کے موافق نماز کے اندر اپنی زبان میں دعائیں کر لیتے ہیں۔ اور ہم بھی کر لیتے ہیں اگرچہ ہمیں عربی اور پنجابی یکساں ہی ہیں۔ مگر مادری زبان کے ساتھ انسان کو ایک ذوق ہوتا ہے۔ اس لئے اپنی زبان میں خشوع اور خضوع کے ساتھ اپنے مطالب اور مقاصد کو بارگاہ رب العزت میں عرض کرنا چاہیئے"۔

(فتاویٰ احمدیہ)

(بقیہ از صفحہ ...)

تک عورتیں خود لڑتی ہیں۔ اور جو سامان و ہوگیا تھا۔ چوبیں۔ تنائیں غرضیکہ جو کچھ کسی ہاتھ میں آیا ہے کر اس کی حفاظت کرتی رہیں یہاں تک کہ مسلمانوں کا لشکر لوٹ کر واپس آگیا۔

(الازھار لذوات الخمار)

اسی طرح ایران سے ایک جنگ کے موقعہ پر یہ خیال کیا جاتا تھا کہ مسلمان پیس ڈالے جائیں گے۔ اس جنگ میں ایک عورت کے چار لڑکے شریک تھے۔ یہ عورت ایک بڑھیا مائی خنساء نامی تھیں۔ جب بظاہر مسلمانوں کے بچنے کی کوئی امید نہ رہی تو اس بڑھیا ماں نے اپنے بچوں کو بلایا اور کہا کہ میں نے تمہارے باپ دادا کی عزت میں کبھی خیانت نہیں کی۔ اور میں امید کرتی ہوں کہ اس خدمت کے صلہ میں جو میں نے تمہارے آباؤ اجداد کی عزت کی حفاظت کرنے میں کی ہے۔ تم آج میری عزت کی حفاظت کرو گے۔ اور میدان سے پیٹھ دکھا کر نہیں بھاگو گے۔ اگر خدا تعالیٰ زندگی دے تو کامیاب ہو کر آؤ ورنہ پیٹھ دکھا کر نہ آؤ اس شیر دل عورت کے لڑکوں نے بھی اس دن ایسی جنگ کی کہ سب نے ان کی تعریف کی اور اللہ تعالیٰ کو بھی ان کا ایسا اخلاص پسند آیا کہ اس کے سب بیٹے زندہ واپس آگئے۔ (۶)

صدقہ و خیرات اور مالی قربانی میں بھی مسلمان عورتوں کی بڑی درخشاں مثالیں ملتی ہیں۔ زیور عورت کی بڑی پیاری چیز ہے لیکن کئی مواقع پر خدمت دین کے لئے مسلمان عورت نے اپنی اس عزیز شے کی بھی پرواہ نہیں کی۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا طریق تھا کہ حضور علیہ السلام عورتوں کو بھی چندہ کی تحریک فرمایا کرتے تھے۔ ایک دفعہ حضورؐ نے خطبہ عید میں صدقہ کی تحریک فرمائی۔ عورتوں کا مجمع تھا۔ حضرت بلالؓ دامن پھیلائے ہوئے تھے اور عورتیں اپنے کان کی بالیاں۔ گلے کا ہار۔ اور انگلیوں کے چھلے تک پھینکتی جاتی تھیں ایک عورت نے اپنے ایک بازو کا سونے کا کڑا اتار کر چندہ میں دیا۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا۔ بی بی تیرا دوسرا ہاتھ بھی درخواست کرتا ہے کہ اسے دوزخ سے بچایا جائے۔ چنانچہ اس مخلصہ نے اپنا دوسرا کڑا بھی پیش کر دیا۔

اسلام کی نشاۃ ثانیہ میں احمدی مستورات بھی ایسی ہی قربانی پیش کر رہی ہیں۔ لندن اور ہالینڈ کی مساجد رہتی دنیا تک ہماری احمدی بہنوں کی قربانی کی یادگار ہیں۔ انفرادی طور پر بعض بہنوں کی قربانی بڑی شاندار ہے۔ انہوں نے متعدد موقعوں پر اپنے زیورات اشاعت اسلام کے لئے پیش کئے۔ جن کا ذکر پہلے گاہے بگاہے اخبار میں کیا جاتا رہا ہے۔ اس کی تازہ مثال نصرت محمودہ بیگم بنت محمد طفیل صاحب ولد چوہدری غلام مصطفےٰ خاں صاحب ولم کلاں تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ کی طرف سے پیش کی گئی ہے۔ جنہوں نے اپنا طلائی گلوبند مسجد فنڈ میں ارسال فرمایا۔

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے قبول فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ اسے عورتوں کی مسجد کے چندہ میں جمع کیا جائے۔ چنانچہ مبلغ ۲/۰/۶۷۴ روپے میں فروخت ہو کر یہ رقم مسجد ہالینڈ کی مد میں جمع کرا دی گئی ہے۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

درخواست ہائے دعا

۱۔ میری اہلیہ گذشتہ پندرہ روز سے بعارضہ ٹائیفائڈ لاہور میں بیمار ہیں۔ ٹمپریچر تاحال نارمل نہیں ہوا۔ بزرگان سلسلہ احباب کرام اور درویشان قادیان سے عاجزانہ دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے جلد کامل صحت عطا کرے۔ آمین۔

(خاکسار عظیم الرحمٰن ربوہ)

۲۔ میری والدہ صاحبہ محترمہ اہلیہ محترم جناب مولوی غلام رسول صاحب افغان مرحوم اعصابی کمزوری اور رعشہ کی تکلیف کے باعث بیمار ہیں۔ پاؤں متورم ہو گئے ہیں۔ احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے والدہ صاحبہ محترمہ کو صحت کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔

(عبدالکریم افغان ابن مولوی غلام رسول صاحب افغان مرحوم)

قائدین مجالس خدام الاحمدیہ کی فوری توجہ کے لئے

اہتمام تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کو اراکین مجلس خدام الاحمدیہ کی علمی و عملی ترقی کی رفتار کو تیز تر کرنے کے سلسلہ میں مندرجہ ذیل کوائف کی فوری ضرورت ہے ۔ قائدین مجالس خدام الاحمدیہ سے اس امر کی توقع کی جاتی ہے کہ وہ جلد از جلد ان کوائف کے متعلق مجلس مرکزیہ کو اطلاع بہم پہنچانے کی کوشش فرمائیں تاکہ مزید کارروائی میں تاخیر نہ ہو۔ اسی مضمون کا ایک سرکلر بھی قائدین مجالس کو انفرادی طور پر بھجوایا جا چکا ہے ۔ امید ہے کہ قائدین اس امر کی طرف خصوصی توجہ منعطف فرما کر خاکسار کو شکریہ کا موقع بہم پہنچائیں گے جزاکم اللہ احسن الجزاء

(۱) اراکین مجلس خدام الاحمدیہ کی کل تعداد ۔

(۲) مولوی فاضل اور گریجوایٹس یا اس سے اوپر تعلیم یافتہ خدام کی تعداد ۔

(۳) میٹرک سے اوپر اور مولوی فاضل یا گریجوایٹس تک کے معیار کے خدام کی تعداد

(۴) چھٹی سے میٹرک تک کے معیار کے خدام کی تعداد ۔

(۵) چھٹی سے نیچے لیکن تعلیم یافتہ خدام کی تعداد (۶) بالکل ان پڑھ خدام کی تعداد ۔

(۷) کل تعداد از نمبر ۲ تا نمبر ۶ (۸) جماعت کے ان پڑھ افراد کی تعداد جو خدام کے علاوہ ہوں

(مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

رسالہ خالد اور آپ کا فرض

رسالہ خالد جماعت کے نوجوانوں کا جریدہ ہے جس میں علاوہ مرکزی اعلانات کے مجالس کی مساعی کا ذکر ہوتا ہے ۔ تربیتی اور علمی مضامین ہوتے ہیں اور ان امور کا تقاضا ہے کہ خدام الاحمدیہ کا ہر ممبر اس رسالہ کا باقاعدگی سے مطالعہ کرے ۔ الحاد و دہریت کی موجودہ فضا میں دینی لٹریچر کا مطالعہ اور اپنی ملی سرگرمیوں سے مطلع رہنا ۔ اپنے مذہبی جذبات اور وابستگی کیلئے ہی ضروری نہیں بلکہ ایسا نہ کرنا اپنے فرض سے کوتاہی برتنے کے مترادف ہے ۔ خالد کی اشاعت کی توسیع ایک مقیاس ہے جس کے ذریعہ ہی یہ اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ آپ اپنی تنظیم اور مجلس سے کتنی دلچسپی رکھتے ہیں ۔

میں امید کرتا ہوں کہ خدام اپنے اس فرض سے صحیح رنگ میں عہدہ برآ ہوں گے ۔ ہر خادم کوشش کرے گا کہ وہ رسالہ خالد کا مطالعہ کر کے اپنی تنظیم سے کماحقہٗ وابستگی کا ثبوت دے اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنے فرائض کو سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے

نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ۔ ربوہ

امتحان داخلہ پی این کیڈٹ

تبدیل شدہ تاریخہائے امتحان ۲۶ تا ۲۹ مئی ہیں اور آخری تاریخ برائے درخواست بنام پی این رکروٹنگ افسر پی ۔ این ایس دلاور کوئینز روڈ کراچی ۱۵ مئی ۵۹ء

شرائط : سینئر کیمبرج یا میٹرک سیکنڈ ڈویژن عمر یکم مئی ۵۹ء کو ۱۶ تا ۱۸½ ۔ معیاری امتحان ایف ایس سی نان میڈیکل ۔ تفصیلات نیول رکروٹنگ افسر پی ۔ این ۔ ایس دلاور کوئینز روڈ کراچی سے یا ۳۳ ڈیوس روڈ لاہور یا ۳۰ اے پشاور روڈ راولپنڈی سے یا ۵۸ مال روڈ پشاور سے حاصل کریں ۔ (پ رٹ ۵۹ء) (ناظر تعلیم)

مجالس انصار اللہ کے عہدیداروں کا نیا انتخاب

دستور اساسی کے مطابق آئندہ تین سال کے لئے مجلس انصار اللہ کے عہدیداران کا نیا انتخاب اس سال کے شروع میں ہونا ضروری ہے ۔ اس لئے زعمائے اعلیٰ اور ناظمین اضلاع کی خدمت میں گذارش ہے کہ وہ حسب قواعد امیر صاحب / صدر صاحب مقامی یا ان کے نمائندہ کی زیر نگرانی ان عہدوں کے لئے جلد دوبارہ انتخاب کروا کے منظوری کے لئے امیر / صدر صاحب مقامی کی رپورٹ کے ساتھ صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ کی خدمت میں بھجوا دیں ۔

جو مجالس یکم جنوری ۱۹۵۹ء کے بعد قائم ہوئی ہیں ۔ ان کے عہدیداروں کے دوبارہ انتخاب کی اس وقت ضرورت نہیں ۔ (قائد عمومی انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

نہایت ضروری اعلان

میاں محمد یعقوب صاحب انسپکٹر تحریک جدید کو اگر کسی جماعت یا فرد نے کوئی رقم برائے ادخال خزانہ یا بطور قرض دی ہو تو دفتر وکالت ہذا کو فوری طور پر اطلاع دیں ۔ (وکیل المال اول ربوہ)

وصیت فارم پُر کرنے کے لئے ضروری ہدایات

باوجود متعدد مرتبہ اعلان کرنے کے وصیت فارم بالعموم احتیاط سے اور درست طور پر نہیں لکھے جاتے اس لئے تکمیل کے لئے واپس کرنے پڑتے ہیں یا تکمیل کے لئے خط و کتابت کرنی پڑتی ہے اور ان کی منظوری حاصل کرنے میں تاخیر کی ایک وجہ یہ بھی ہو جاتی ہے ۔ لہٰذا مندرجہ ذیل ہدایات وصیت فارموں کی تکمیل کے لئے پھر ایک مرتبہ شائع کی جاتی ہے ۔ وصیت کرنے والے وصیت لکھنے والے گواہ اور تصدیقی احباب ان ہدایات کو مدنظر رکھیں ۔

(۱) وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ لکھی جائے نہ کہ بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان

(۲) وصیت کی عبارت میں مشکوک اور کٹے ہوئے الفاظ پر لکھنے والے کے دستخط ہونے چاہئیں

(۳) وصیت کنندہ کا اپنا مکمل پتہ ہونا چاہیئے جس پر خط و کتابت ہو سکے ۔

(۴) وصیت پر دو گواہوں کے دستخط معہ ولدیت اور ان کے پتے مکمل ہونے چاہئیں ۔ گواہ اگر قریبی رشتہ دار ہوں تو بہتر ہے ۔

(۵) وصیت میں اگر جائیداد غیر منقولہ (زمین یا مکان وغیرہ) پیش کی گئی ہو تو بالغ ورثاء اور شرکاء کے دستخط معہ ولدیت اور مکمل پتے ہونے چاہئیں ۔

(۶) وصیت میں درج کردہ جائیداد غیر منقولہ کی تفصیل پوری پوری (محل وقوع ۔ رقبہ اور اندازہ قیمت) کا درج ہونا ضروری ہے ۔ اور حصہ آمد کی صورت میں ماہوار آمدنی اور اس کا ذریعہ ۔

(۷) الف ۔ تصدیقی فارم پر مقامی جماعت کے دو عہدیداروں کی تصدیق ہونی چاہیئے ۔
ب ۔ مستورات کی وصیتوں پر اگر مقامی لجنہ قائم ہو تو اس کی تصدیق بھی کروا دی جائے ورنہ مقامی عہدیداروں کی تصدیق کافی ہے

(۸) مستورات کی وصیتوں میں علاوہ دیگر جائیداد یا ماہوار آمدنی کے مہر کا ذکر خصوصیت سے ہونا چاہیئے کہ کتنا ہے اور آیا وہ خاوند کے ذمہ واجب الادا ہے یا وصول کر لیا ہوا ہے ۔ اگر مہر کی رقم وصول ہو چکی ہو تو اب کس شکل میں ہے ۔

(۹) مہر کے حصہ وصیت کے متعلق (اگر مہر ہنوز بذمہ خاوند واجب الادا ہے) خاوند کی تحریر وصیت کے ساتھ شامل ہونی چاہیئے کہ وہ ادا کرنے کا ذمہ دار ہے

(۱۰) چندہ شرط اوّل (حسب حیثیت مگر کم سے کم موازی ۸ ر) اور چندہ اعلان وصیت بوقت تحریر وصیت ادا کر کے رسید کا نمبر اور تاریخ وصیت فارم کے حاشیہ پر نوٹ کیا جائے ۔ یہ امر ملحوظ رہے کہ ان دونوں چندوں کی فوری ادائیگی تکمیل وصیت کے لئے ضروری ہے ۔ ورنہ کارروائی ملتوی رہے گی (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

سلسلہ کے پرانے اخبارات و رسائل کی ضرورت

جیسا کہ احباب کو معلوم ہے کہ سلسلہ کے پرانے اخبارات اور رسائل علوم کا ایک بہت بڑا خزانہ ہیں ۔ اس قیمتی ریکارڈ کا مرکزی لائبریری میں موجود ہونا بہت ضروری ہے تاکہ علماء سلسلہ اور تحقیق کرنے والے احباب اس سے مستفید ہو سکیں ۔ لیکن افسوس کہ یہ قیمتی اور بیش قیمت ریکارڈ قیام پاکستان کے وقت قادیان ہی رہ گیا تھا ۔ یہاں اکر اسے مکمل کرنے کی کوشش تو کی گئی ۔ مگر تا حال اس میں کامیابی نہیں ہوئی ۔ اس اعلان کے ذریعہ میں تمام احباب کی خدمت میں التماس کرتا ہوں کہ اگر مندرجہ ذیل اخبارات اور رسائل کے پرانے فائل کسی جماعت میں یا ذاتی طور پر کسی دوست کے پاس موجود ہوں تو وہ مرکزی لائبریری کو عطا فرمائیں ۔ اگر کوئی دوست یا جماعت ان اخبارات اور رسائل کے مکمل فائل یا ان کا کوئی حصہ بطور عطیہ مرحمت فرمائیں گے ۔ تو ان فائلوں کو انہی کے نام پر ریکارڈ کیا جائے گا تا ان کے لئے دعا ہوتی رہے ۔ لیکن جو دوست بطور عطیہ نہ دینا چاہیں ۔ انہیں مناسب قیمت ادا کر دی جائے گی ۔

اخبار الحکم قادیان ۔ اخبار بدر قادیان ۔ اخبار نور قادیان ۔ اخبار فاروق قادیان ۔ رسالہ ریویو آف ریلیجنز قادیان (اردو انگریزی) رسالہ تشحیذ الاذہان قادیان

(انچارج خلافت لائبریری ۔ ربوہ)

درخواست دعا

میرے ماموں اور خاوند اور ان کے بڑے بھائی ایک قتل کے مقدمہ میں ماخوذ ہیں ۔ تمام بہنوں اور بھائیوں سے ان کی باعزت بریت کے درخواست دعا ہے ۔

(ثریا تسنیم اہلیہ چوہدری محمد نواز صاحب موزدیرہ)

پوشیدہ زائد آمدنی ظاہر کرنیوالوں سے ٹیکس کی وصولی کا نیا فارمولا

پچیس ۲۵ ہزار روپے تک آمدنی پر ایک فیصد وصول کیا جائے گا

کراچی ۱۱ مئی۔ مارشل لا کے ضابطہ نمبر ۱۳ کے تحت جن لوگوں نے اپنی پوشیدہ زائد آمدنی ظاہر کی ہے اور جن کے نام محکمہ انکم ٹیکس کی فہرست میں پہلے سے موجود نہیں تھے ان کے لئے ٹیکس کی ادائیگی کے لئے ایک سہل طریقے کا اعلان کیا گیا ہے۔

اس سلسلے میں کل سنٹرل بورڈ آف ریونیو نے ایک سرکلر جاری کیا ہے جس میں انکم ٹیکس کی وصولی کے نئے فارمولا کا اطلاق صرف ان لوگوں پر ہوگا۔ جن کی ظاہر کردہ مجموعی زائد آمدنی پچیس ہزار روپے سے زیادہ نہیں ہے . . . .

. . . .

. . . . . . اور اس کے تحت ٹیکس دہندگان ظاہر کردہ آمدنی کا ایک خاص فیصد بطور ٹیکس ادا کر کے بری الذمہ ہو جائیں گے یہ طریق کار اختیاری ہے۔

سنٹرل بورڈ آف ریونیو نے ۳۰ دسمبر ۱۹۵۸ء کو اس مضمون کی ہدایات جاری کی تھیں کہ وہ لوگ جن کے نام انکم ٹیکس ادا کرنے والوں کی فہرست میں شامل نہیں ہیں اگر وہ اپنی زائد آمدنی کے گوشوارے داخل کریں تو گوشواروں میں مندرجہ زائد آمدنی کی مجموعی رقم کو پانچ سال پر مساویانہ طور پر تقسیم کر دیا جائے گا۔ یا اگر ان کا ذریعہ آمدنی پیدا ہوئے۔ پانچ سال سے کم عرصہ ہوا ہے تو زائد آمدنی کو اس مدت پر تقسیم کیا جائیگا جس میں ذریعہ آمدنی موجود تھا۔ نیز اس تقسیم شدہ آمدنی پر ہر سال کے لئے مروجہ شرح کے مطابق ٹیکس لگایا جائے گا۔ اور کمائی ہوئی آمدنی پر کوئی رعایت نہیں دی جائے گی۔ (ملاحظہ ہو ۳۰ دسمبر ۵۸ء کو جاری کردہ سرکلر کا چوتھا پیراگراف اور مارشل لاء ریگولیشن ۱۳ (ترمیمی) کی کلاز نمبر (III))

اس کے بعد سے کم آمدنی کے گروپوں سے تعلق رکھنے والے متعدد افراد کی طرف سے اس مضمون کی درخواستیں موصول ہوئی ہیں کہ ان کی طرف واجب الادا ٹیکس کی تشخیص کا مذکورہ طریق کار الجھا ہوا ہے ان کے پاس ایسے ذرائع نہیں ہیں۔ جن کی مدد سے وہ ثابت کر سکیں کہ خفیہ آمدنی کا تعلق جن سالوں سے ہے وہ کون سے ہیں اور ان کی تعداد کیا ہے۔ اور اس کی سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ ان کے پاس متعلقہ سالوں کے ضروری حسابات اور دوسری دستاویزیں موجود نہیں ان لوگوں کو اس ضمن میں انکم ٹیکس پریکٹیشنروں اور دوسرے ماہرین کے علاوہ محکمانہ افسروں سے صلاح مشورہ کرنا پڑ رہا ہے اور اس طرح انہیں نہ صرف کافی اخراجات کا بار برداشت کرنا پڑ رہا ہے۔ بلکہ دوڑ دھوپ میں ان کا وقت ضائع ہو رہا ہے۔

ان لوگوں نے حکومت سے درخواست کی ہے کہ مارچ ۱۹۵۹ء کے بجٹ میں ٹیکس کی تشخیص کے جس طریقے کا اعلان کیا گیا ہے۔ ان کے سلسلے میں بھی کم و بیش انہی خطوط پر ایک فارمولا مرتب کر دیا جائے جس کے تحت آمدنی کا ایک خاص فیصد بطور ٹیکس وصول کر لیا جائے

سنٹرل بورڈ آف ریونیو نے ان درخواستوں پر پورا احتیاط کے ساتھ غور کرنے کے بعد فیصلہ کیا ہے کہ مارشل لا ریگولیشن ۱۳ (ترمیمی) کے تحت ان لوگوں کی آمدنی پر انکم ٹیکس کی تشخیص مندرجہ ذیل بنیاد پر کی جائے جن کے نام محکمہ انکم ٹیکس کی فہرست میں شامل نہیں لیکن جنہوں نے گوشوارے داخل کر کے اپنی زائد آمدنی کی اطلاع دی ہے۔ اس طریق کار کا اطلاق صرف ان لوگوں پر ہوگا جن کی ظاہر کردہ مجموعی زائد آمدنی پچیس ہزار روپے سے زیادہ نہیں۔ یا اگر انہوں نے زائد آمدنی کا سالانہ حساب پیش کیا ہے تو تمام سالوں کی مجموعی زائد آمدنی پچیس ہزار روپے سے نہ بڑھے۔ ٹیکس کی ادائیگی کا یہ طریق کار بالکل اختیاری ہے۔ اور اگر متعلقہ افراد چاہیں تو وہ ۳۰ دسمبر ۱۹۵۸ء کے سرکلر کے چوتھے پیراگراف میں مندرجہ ہدایات کے مطابق ٹیکس ادا کر سکتے ہیں۔

نئی بنیاد

(۱) اگر ٹیکس دہندہ کی طرف سے ظاہر کردہ زائد آمدنی پانچ ہزار روپے سے زائد نہیں تو اس سے ایک فیصد کی معین شرح سے انکم ٹیکس لیا جائے گا۔ لیکن ٹیکس کی کم سے کم رقم ۲۵ روپے ہوگی اگر زائد رقم پانچ ہزار سے کم ہے تو ٹیکس کی شرح یہ ہوگی۔

پچاس روپے جمع حقیقی زائد آمدنی اور پانچ ہزار روپے کے فرق کا پانچ فیصد

یعنی اگر کسی شخص نے اپنی زائد آمدنی بیس ہزار روپے ظاہر کی ہے تو وہ کل آٹھ سو ۸۰۰/- روپے ٹیکس ادا کرے گا۔ اور اس کی صراحت یوں ہوگی۔

۵۰ روپے - (۲۰۰۰۰ - ۵۰۰۰) کا پانچ فیصد = ۸۰۰/- روپیہ (۲)

جن ٹیکس دہندگان کی ظاہر کردہ زائد آمدنی پچیس ہزار روپے سے زیادہ نہیں ان کے کیس کا فیصلہ پیراگراف ۱ میں مندرج طریق کار کے مطابق کر دیا جائے گا۔ اور اس سلسلے میں ان سے کوئی مراسلت نہیں کی جائے گی۔ انہیں انکم ٹیکس افسروں کے روبرو حاضر یا پیش بھی نہیں ہونا پڑے گا اور انکم ٹیکس افسران کے داخل کردہ گوشوارہ کی بنیاد پر ڈیمانڈ نوٹس اور چالان فارم جاری کرینگے اگر ڈیمانڈ نوٹس اور چالان فارم کی وصولی کے پندرہ دن کے اندر تشخیص کردہ ٹیکس پر کوئی اعتراض نہ کیا گیا۔ تو یہ تصور کر لیا جائے گا۔ کہ نئی بنیاد پر ٹیکس کی تشخیص متعلقہ شخص کو منظور ہے۔ لیکن اگر اسے تشخیص منظور نہیں تو اسے ڈیمانڈ نوٹس اور چالان فارم کی وصولی کے پندرہ روز کے اندر اس چیز سے انکم ٹیکس افسر کو مطلع کرنا چاہیئے۔ ایسی صورت میں انکم ٹیکس کی تشخیص ۳۰ دسمبر ۱۹۵۸ء کو جاری کردہ سرکلر کے تیسرے پیراگراف میں مندرج ہدایات کے مطابق کی جائیگی تشخیص کی اس "نئی بنیاد" کو اختیار کرنے کا حق صرف ان لوگوں کو ہے۔ جن کے معاملات کا تصفیہ ابھی انکم ٹیکس کے حکام نے نہیں کیا ہے جن لوگوں کے کیس نمٹائے جا چکے ہیں۔ انہیں نہیں چھیڑا جائے گا۔ اور نہ ان پر نظر ثانی کی جائے گی یہ امر قابل ذکر ہے کہ مندرجہ بالا فارمولا چھوٹے ٹیکس دہندگان . . . . . . کو سہولت دینے اور انہیں غیر ضروری تکلیف اور اخراجات سے بچانے کے لئے وضع کیا گیا ہے۔ توقع ہے کہ اس طرح ان کے کیس تیزی کے ساتھ اور وقت ضائع کئے بغیر نمٹائے جا سکیںگے

مغربی پاکستان میں پنچایتوں کے اختیارات بڑھا دیئے جائینگے

گورنر کی طرف سے مقامی سکیمیں پنچایتوں کے ذریعہ مکمل کرنے کا مشورہ

لاہور ۱۱ مئی۔ گورنر مغربی پاکستان مسٹر اختر حسین نے کہا ہے کہ حکومت پنچایت ایکٹ کو نئے سرے مرتب کرے گی۔ تاکہ پنچایتوں کو بعض دوسرے امور کے سلسلہ میں بھی اختیارات حاصل ہو جائیں آپ نے کہا کہ چھوٹے چھوٹے مقدمات کا فیصلہ مقامی پنچایتوں کے ذریعہ ہونا چاہیئے

صوبائی گورنر قصور جاتے ہوئے موضع گنڈا سنگھ میں ٹھہر گئے تھے۔ جہاں مقامی باشندوں سے خطاب کرتے ہوئے مسٹر اختر حسین نے کہا کہ مقامی ترقیاتی سکیمیں پنچایتوں کی وساطت سے پایہ تکمیل تک پہنچنی چاہئیں۔ آپ نے کہا کہ پنچایتیں ملک کو ترقی کی منزل تک پہنچانے میں بڑی مدد دے سکتی ہیں۔ آپ نے حکومت کی اس خواہش کا بھی اظہار کیا کہ چھوٹے چھوٹے مقدموں کا فیصلہ مقامی پنچایتوں کے ذریعے ہونا چاہیئے۔ تاکہ غریب دیہی باشندوں کو تحصیلوں میں نہ جانا پڑے۔ آپ نے کہا کہ حکومت پنچایتوں کی سرگرمیوں کا دائرہ وسیع کر دینے کی خواہاں ہے۔ تاکہ وہ اپنے اپنے علاقوں میں عوام کی بہبود کے لئے موثر کام کر سکیں۔

اس موقع پر ڈپٹی کمشنر لاہور بھی موجود تھے۔ گورنر نے انہیں ہدایت کی کہ وہ ضلع میں پنچایتوں کے قیام کے سلسلے میں فی الفور اقدامات کریں۔ آپ نے تجویز پیش کی کہ دس ہزار کی ہر آبادی میں ایک پنچایت قائم ہونی چاہیئے۔ مشرقی پاکستان کی پنچایتوں نے جو کام کیا ہے گورنر نے اسے سراہا۔ اور امید ظاہر کی کہ مغربی پاکستان کی پنچایتیں بھی اسی بنیاد پر کام کریں گی۔ آپ نے دیہی باشندوں کو یقین دلایا کہ حکومت سیلابوں کے سدباب کے لئے موثر اقدامات کرے گی۔

آپ نے کو بندوں کی تعمیر کا کام جاری ہے اور کوشش یہ ہے کہ سیلاب کا پانی گاؤں سے باہر نالوں میں گرے اور دیہات کو نقصان نہ پہنچائے گورنر نے بعد ازاں قصور پہنچ کر روہی نالے کا رخ بدلنے کا کام دیکھا۔ یہ کام رضا کارانہ طور پر کیا جا رہا ہے۔ اس وقت کمشنر لاہور ڈویژن ڈپٹی کمشنر لاہور۔ سپرنٹنڈنٹ پولیس اور دوسرے افسر بھی ان کے ہمراہ تھے۔ گورنر نے ایک جیپ کے ذریعے نالے کے ساتھ ساتھ پانچ میل تک سفر کیا اور کھدائی کا کام دیکھا۔ بعض مقامات کے دیہاتیوں نے گورنر کو یقین دلایا کہ وہ عوامی بہبود کے کام رضا کارانہ بنیاد پر کرتے رہیں گے۔ گورنر نے ان کے کام کو سراہا۔

گورنر کو بتایا گیا کہ جب روہی نالے کا رخ بدلنے کا کام مکمل ہو جائے گا۔ اس سے لاہور منٹگمری اور ملتان کے اضلاع کو سیلابوں کی تباہی سے بچایا جا سکے گا۔ خاص طور پر قصور کو اس سے بڑا فائدہ پہنچے گا۔ اس وقت تک قصور اس سے بری طرح متاثر ہوتا رہا ہے۔ توقع ہے کہ اگست تک رخ بدلنے کا کام مکمل ہو جائے گا۔ گورنر نے لاہور واپس آنے سے پہلے قصبہ فیروزپور سرحد پر بعض پڑتال چوکیوں کا بھی معائنہ کیا۔

سعودی عرب اور برطانیہ کے سفارتی تعلقات

لندن ۱۱ مئی۔ سعودی عرب کے وزیر اعظم شہزادہ فیصل نے سنڈے ٹائمز کو بتایا ہے کہ اگر برطانیہ ہمارے ساتھ نزاعی مسائل پر گفتگو کے لئے کوئی مندوب بھیجے تو ہم اس وفد سے گفتگو کے لئے تیار ہوں گے۔ تاہم ایسے معاملات (بالخصوص برائمی اور دوسرے نزاعی علاقوں کے متعلق) پر سفارتی سطح کی گفتگو کے مقابلہ میں کوئی خاص مشن بھیجنا زیادہ مفید ثابت ہوگا۔ اگر ایسی بات چیت مفید ثابت ہوئی تو برطانیہ سے سفارتی تعلقات دوبارہ قائم ہونے کی مخالفت نہیں رہے گی

"اے" فارم اردو میں پُر کرنے کی اجازت

سپُرداری کی بنیاد پر کی گئی الاٹمنٹوں میں انتقال کا حق قائم نہیں ہوگا

لاہور ۱۲ مئی۔ چیف سیٹلمنٹ کمشنر سید ہاشم رضا نے کل یہاں چار روزہ سیٹلمنٹ کانفرنس کے آخری اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے بتایا کہ متروکہ شہری جائدادوں کے دعویداروں کو فارم "اے" اردو میں پُر کرنے کی اجازت دے دی گئی ہے تاہم اعداد انگریزی ہی میں دینے ہوں گے۔

سید ہاشم رضا نے اپنی تقریر میں مکانوں اور دکانوں کے انتقال سے متعلق سیٹلمنٹ سکیم ۱ کے مختلف پہلوؤں کی بھی وضاحت کی۔ آپ نے کہا کہ "فارم اے" اردو میں پُر کرنے کی اجازت دینے کا فیصلہ سیٹلمنٹ کانفرنس کی سفارش پر کیا گیا ہے۔

چیف سیٹلمنٹ کمشنر نے کہا۔ بعض دعویداروں کو یہ توقع ہے کہ متروکہ جائداد پر جائز قبضے کی آخری تاریخ جو بیس دسمبر ۱۹۵۸ء مقرر کی جا چکی ہے۔ بڑھا دی جائے گی۔ اس لئے اگر وہ اب بھی کسی مکان یا دکان کی الاٹمنٹ کا حکم حاصل کریں تو سیٹلمنٹ سکیم کے تحت وہ ان مکانوں اور دکانوں کو اپنے نام منتقل کرانے کے حقدار ہو جائیں گے" سید ہاشم رضا نے کہا۔ یہ توقع بے بنیاد ہے۔ معاوضہ ایکٹ میں کوئی ترمیم نہیں کی جائے گی۔ اسلئے متروکہ جائداد پر جائز قبضہ کی آخری تاریخ بھی قطعی ہے۔ اور اس میں کوئی تبدیلی نہیں کی جائے گی۔

آپ نے کہا کہ مہاجرین میں ان الاٹمنٹوں کے متعلق بھی کچھ غلط فہمی پائی جاتی ہے۔ جو سپرداری کی بنیاد پر کی جا رہی ہیں۔ وہ سمجھتے ہیں اب بھی جو الاٹمنٹیں ہو رہی ہیں ان کی بنیاد پر متروکہ جائداد کا قبضہ بحال رکھا جا سکتا ہے۔ حالانکہ حقیقت حال یہ نہیں۔ اس وقت سپرداری کی بنیاد پر جو الاٹمنٹیں ہو رہی ہیں۔ ان کا مقصد دعویداروں کو عارضی طور پر کچھ سہولت مہیا کرنا ہے۔ کیونکہ دعویداروں کو ان جائدادوں کا کرایہ ادا نہیں کرنا پڑیگا (۳۱ دسمبر ۱۹۵۸ء کے بعد سے دعویداروں سے کرایہ کی وصولی بند کر دی گئی ہے) آپ نے بتایا کہ ڈویژنل الاٹمنٹ کمیٹیاں انتہائی مستحق لوگوں کو سپرداری کی بنیاد پر کوئی جگہ الاٹ کرتی ہیں۔

وقف جائدادیں

متروکہ وقف جائدادوں سے متعلق پالیسی کا ذکر کرتے ہوئے سید قاسم رضا نے کہا کہ جو دعویدار متروکہ وقف جائدادوں سے ملحق مکانوں یا دکانوں پر قابض ہیں۔ انہیں سیٹلمنٹ سکیم ۱ کے تحت ان مکانوں یا دکانوں کو حاصل کرنے کا حق نہیں ملے گا۔ کیونکہ وقف جائدادیں معاوضہ فنڈ کا حصہ نہیں بنائی جائیں گی۔ ان جائدادوں کے تصفیے کے لئے جلد ہی ایک علیحدہ سکیم مرتب کی جائے گی اور وقت آنے پر اس کا اعلان بھی کر دیا جائے گا۔

فارم "اے" داخل کرنے کی میعاد

سید ہاشم رضا نے اپنے اس سابقہ اعلان کا اعادہ کیا کہ فارم اے وصول کرنے کی آخری تاریخ جو اکتیس مئی ۱۹۵۹ء مقرر کی گئی ہے۔ بڑھائی نہیں جائے گی۔

آپ نے کہا کہ دعویداروں کو اس سلسلے میں متعدد سہولتیں دی گئی ہیں۔ لیکن اسکے باوجود فارم داخل کرنے کی رفتار بہت سست ہے۔ چیف سیٹلمنٹ کمشنر نے ان سہولتوں کی تفصیل بیان کرتے ہوئے جو تصدیق کے سلسلے میں دعویداروں کو دی گئی ہیں کہا کہ فارم اے داخل کرنے کی میعاد میں توسیع کی کوئی وجہ نظر نہیں آتی۔

سیٹلمنٹ کے کام میں ترجیحات کا ذکر کرتے ہوئے سید ہاشم رضا نے کہا کہ دعویدار مہاجروں کو دوسرے مہاجروں پر ترجیح دی جائے گی۔ آپ نے کہا کہ حکومت دعویداروں کو جلد از جلد آباد کرنے کے لئے انہیں ہر ممکن مدد اور سہولت بہم پہنچانے کو تیار ہے

چیف سیٹلمنٹ کمشنر نے اس امر کی بھی وضاحت کی کہ آزادی کے فوراً بعد بہت سے دعویداروں کو متروکہ جائداد مجسٹریٹوں اور حکومت کے مقرر کردہ افسروں کے حکم سے الاٹ کی گئی تھی۔ ان احکام کو جائز تصور کیا جائے گا۔

کراچی کے بدنام سمگلر عبداللہ بھٹی کو عمر قید کی سزا

کراچی ۱۲ مئی۔ خاص فوجی عدالت نے بدنام سمگلر عبداللہ بھٹی کو مارشل لاء کے ضابطہ ۲۷ اور ۴۵ کے تحت عمر قید کی سزا دی ہے۔ پینتالیس سالہ عبداللہ بھٹی کو اس امر کا مجرم قرار دیا گیا ہے کہ اگرچہ اسے سمگلروں کے بارے میں معلومات حاصل تھیں لیکن وہ یہ معلومات فی الفور سول اور فوجی حکام تک پہنچانے میں ناکام رہا۔ عبداللہ بھٹی کے قبضے سے اناسی ہزار چار سو تیس تولے سونا

ر گا پانچسو پونڈ۔ کئی ریڈیو سیٹ اور دوسرے ملکوں سے سمگل شدہ کپڑے کی سات بوریاں بھی برآمد ہوئیں۔ چنانچہ اسے ضابطہ نمبر ۴۰ کے تحت بھی مجرم قرار دیا گیا

عدالت نے یہ سارا سامان ضبط کر لیا ہے جس کی قیمت ایک کروڑ دس لاکھ روپیہ ہے۔ اس کی ساری منقولہ اور غیر منقولہ جائداد جس کی قیمت ڈیڑھ لاکھ روپیہ ہے ضبط کر لی گئی تھی۔ عبداللہ بھٹی کے مقدمہ کی سماعت چودہ، پندرہ اور سترہ اپریل ۱۹۵۹ء کو ہوئی تھی